

# سورة زمر

## سورہ کاتعارف

- 
- سورۃ زمر کا مرکزی مضمون توحید خالص کی دعوت اور شرک کی مذمت ہے۔
  - اس سورۃ میں ہجرت (جہشہ) کی بھی ترغیب ہے۔
  - پچھلی سورۃ میں انبیاء کو مخلصین کہا گیا۔ اس سورۃ میں کہا گیا کہ ان کی دعوت بھی خالص ہے۔

## سورۃ زمر: آیت 3 (نزول قرآن کا مقصد، توحید کی دعوت)

---

• ﴿أَلَا إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أُولَيَاءَ مَا نَعْبُدُ هُمْ إِلَّا لِيُقْرِبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفًا إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَادِبٌ كَفَّارٌ﴾

خبردار! خالص دین صرف اللہ ہی کا حق ہے اور وہ لوگ جنھوں نے اس کے سوا اور حمایتی بنار کھے ہیں (وہ کہتے ہیں) ہم ان کی عبادت نہیں کرتے مگر اس لیے کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کر دیں، اچھی طرح قریب کرنا۔ یقیناً اللہ ان کے درمیان اس کے بارے میں فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔ بے شک اللہ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا ہو، بہت ناشکرا ہو۔

## سورة زمر: آیت 5 (اللہ کی قدرت)

---

• ﴿خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّلَّيْلِ وَسُخِّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلُّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمٍ أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ﴾

اس نے آسمانوں کو اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا، وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو تابع کر رکھا ہے، ہر ایک ایک مقرر وقت کے لیے چل رہا ہے۔ سن لو! وہی سب پر غالب، نہایت بخششے والا ہے۔

## سورہ زمر: آیت 17-18-19 (جزا و سزا کا تصور)

• ﴿وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الظَّاغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فَبَشِّرُ عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقُولَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمُ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ أَفَإِنَّتْ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ﴾

بخلاف اس کے جن لوگوں نے طاغوت کی بندگی سے احتساب کیا اور اللہ کی طرف رجوع کر لیا اُن کے لیے خوشخبری ہے پس (اے نبی) بشارت دے دو میرے اُن بندوں کو (17) جوبات کو غور سے سنتے ہیں اور اس کے بہترین پہلو کی پیروی کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت بخشی ہے اور یہی داشتماند ہیں (18) (اے نبی) اُس شخص کو کون بچا سکتا ہے جس پر عذاب کافیصلہ چسپاں ہو چکا ہو؟ کیا تم اُسے بچا سکتے ہو جو آگ میں گرچکا ہو؟

## سورہ زمر: آیت 24 (عذاب سے بچاؤ)

---

• ﴿أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ﴾

تو کیا وہ شخص جو قیامت کے دن اپنے چہرے کے ساتھ بدترین عذاب سے بچے گا (وہ جنتی جیسا ہو سکتا ہے؟) اور ظالموں سے کہا جائے گا چکھو جو تم کمایا کرتے تھے۔

## سورۃ زمر: آیت 29 (شرک کی مثال)

---

• ﴿ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجْلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾

اللہ نے ایک آدمی کی مثال بیان کی جس میں ایک دوسرے سے جھگڑنے والے کئی شریک ہیں اور ایک اور آدمی کی جو سالم ایک ہی آدمی کا ہے، کیا دونوں مثال میں برابر ہیں؟ سب تعریف اللہ کے لیے ہے، بلکہ ان کے اکثر نہیں جانتے۔

## سورہ زمر: آیت 30-31 (آخرت کی یاد)

---

• ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ . ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِّمُونَ﴾

بے شک تو مر نے والا ہے اور بے شک وہ بھی مر نے والے ہیں۔

پھر بے شک تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے۔

## سورۃ زمر: آیت 38 (آخرت کی یاد)

• ﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُۚ قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِي اللَّهُ بِصَرِّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرَّةٍ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِيۚ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ﴾

اور یقیناً اگر تو ان سے پوچھے کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور ہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ کہہ تو کیا تم نے دیکھا کہ وہ ہستیاں جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانے کارادہ کرے تو کیا وہ اس کے نقصان کو ہٹانے والی ہیں؟ یا وہ مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ اس کی رحمت کو روکنے والی ہیں؟ کہہ دے مجھے اللہ ہی کافی ہے، اسی پر بھروسا کرنے والے بھروسا کرتے ہیں۔

## سورة زمر: آیت 43-44-45 (عقیدہ شفاعت)

• ﴿أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَبْلُوْنَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُوْنَ﴾ قُلْ اللَّهُ  
الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴿ وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ  
اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الظَّالِمِينَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالآخِرَةِ وَإِذَا ذُكِرَ الظَّالِمِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ  
يَسْتَبِّشُوْنَ﴾

کیا اس خدا کو چھوڑ کر ان لوگوں نے دوسروں کو شفیع بnar کھا ہے؟ ان سے کہو، کیا وہ شفاعت کریں گے خواہ ان  
کے اختیار میں کچھ نہ ہو اور وہ سمجھتے بھی نہ ہوں؟ (43) کہو، شفاعت ساری کی ساری اللہ کے اختیار میں ہے  
آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا وہی مالک ہے پھر اسی کی طرف تم پلٹائے جانے والے ہو (44) جب اکیلے اللہ کا  
ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل کڑھنے لگتے ہیں، اور جب اس کے سواد دوسروں کا ذکر  
ہوتا ہے تو یہاں کیک وہ خوشی سے کھل اٹھتے ہیں۔

## شفاعت کیسے؟

---

- شفاعت کرنے والے کا انتخاب اللہ تعالیٰ کریں گے۔
- کس کی شفاعت ہو گی اس کا انتخاب بھی اللہ تعالیٰ کریں گے۔
- شفاعت کی نو عیت کا تعین بھی اللہ تعالیٰ کریں گے۔
- شفاعت کرنے والے کی زبان سے نا انصافی والے الفاظ نہیں نکل سکیں گے۔

## سورۃ زمر: آیت 53-54 (ما یوں نہیں ہونا)

• ﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴾ وَأَنِيبُوا إِلَيَّ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا إِلَهُ مِنْ قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنَصِّرُونَ﴾

(اے بنی) کہہ دو کہ اے میرے بندو، جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے ما یوں نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، وہ تو غفور و رحیم ہے (53) پلٹ آؤ اپنے رب کی طرف اور مطیع بن جاؤ اُس کے قبل اس کے کہ تم پر عذاب آجائے اور پھر کہیں سے تمہیں مدد نہ مل سکے۔

## سورۃ زمر: آیت 71-72 (آگ والوں کا استقبال)

• ﴿ وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاءُوهَا فُتِحْتُ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتَّلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمَكُمْ هُذَا قَالُوا بَلَى وَلَكُنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴾ قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فِئُسَ مَثُوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴾

وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تھا جہنم کی طرف گروہ گروہ ہانکے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اُس کے کارندے ان سے کہیں گے "کیا تمہارے پاس تمہارے اپنے لوگوں میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے، جنہوں نے تم کو تمہارے رب کی آیات سنائی ہوں اور تمہیں اس بات سے ڈرایا ہو کہ ایک وقت تمہیں یہ دن بھی دیکھنا ہو گا؟" وہ جواب دیں گے "ہاں آئے تھے، مگر عذاب کا فیصلہ کافروں پر چک گیا" (71) کہا جائے گا، داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں، یہاں اب تمہیں ہمیشہ رہنا ہے، بڑا ہی براٹھکانا ہے یہ متکبروں کے لیے۔

## سورہ زمر: آیت 73-74 (اہل جنت کا استقبال)

• ﴿ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقُوا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴾

اور جو لوگ اپنے رب کی نافرمانی سے پر ہیز کرتے تھے انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے، اور اس کے دروازے پہلے ہی کھولے جا چکے ہوں گے، تو اُس کے منتظمین ان سے کہیں گے کہ "سلام ہو تم پر، بہت اچھے رہے، داغل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ کے لیے" (73) اور وہ کہیں گے "شکر ہے اُس خدا کا جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہم کو زمین کا وارث بنادیا، اب ہم جنت میں جہاں چاہیں اپنی جگہ بناسکتے ہیں" پس بہترین اجر ہے عمل کرنے والوں کے لیے۔

# سورة غافر (مومن)

## سورہ کاتعارف

- 
- اس سورہ کو "غافر" اور "مومن" دونوں ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ "غافر" اللہ کی صفت مغفرت پر دلالت کرتا ہے، جبکہ "مومن" فرعون کے دربار کے مومن شخص کے ذکر کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔
  - یہ سورہ مکہ مکہ میں نازل ہوئی، اور اس کا مرکزی موضوع توحید، قیامت، اور کفار کو نصیحت ہے۔
  - کفار کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ دنیاوی زندگی کی حقیقت کو سمجھیں اور آخرت کی تیاری کریں۔

## سورة غافر (مومن) : آیت ۳ (اللہ تعالیٰ مغفرت والے)

---

• ﴿غَافِرٌ لِّذَنْبٍ وَّقَابِلٌ التَّوْبَ شَدِيدٌ لِّعِقَابٍ ذِي الظُّولِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ﴾

گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، بہت سخت سزا والا، بڑے فضل والا، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

## سورة غافر (مومن) : آیت 7-9 (فرشتوں کی دعائیں)

---

• ﴿الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ  
وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ عَرَجَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ  
لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ . رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ  
عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ أَبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ  
أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴾ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ  
رَحِمْتَهُ وَذُلِّكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

## سورہ غافر (مومن) : آیت 13 (اللہ کی نشانیاں)

---

• ﴿هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن

يُنِيبُ ﴾

• وہی ہے جو تمھیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمھارے لیے آسمان سے رزق اتارتا ہے اور اس کے سوا کوئی

نصیحت حاصل نہیں کرتا جو رجوع کرے۔

## سورۃ غافر (مومن) : آیت 19-18 (دلوں کے حال سے واقف)

---

• ﴿ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذَا الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ مَا لِظَالِمِينَ  
مِنْ حَيِّمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ﴾ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ﴾

• اے نبی، ڈرادواں لوگوں کو اس دن سے جو قریب آ لگا ہے جب کلیجے منہ کو آ رہے ہوں گے اور لوگ چپ چاپ غم کے گھونٹ پیے کھڑے ہو نگے ظالموں کا نہ کوئی مشفق دوست ہو گا اور نہ کوئی شفیع جس کی بات مانی جائے (18) اللہ نگاہوں کی چوری تک سے واقف ہے اور وہ راز تک جانتا ہے جو سینوں نے چھپا رکھے ہیں۔

## سورة غافر (مومن) : آیت 23-24

---

• ﴿ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴾ ﴿ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ﴾

• اور بلاشبہ یقیناً ہم نے موسیٰ کو اپنی آیات اور واضح دلیل کے ساتھ بھیجا۔ فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو انھوں نے کھا جادو گر ہے، بہت جھوٹا ہے۔

## سورة غافر (مومن) : آیت 28-45 (مومن آدمی)

---

• ﴿ وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ وَإِنْ يَكُوْنُ كَذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ وَإِنْ يَكُوْنُ صَادِقًا يُصِبُّكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴾ يَا قَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ يَنْصُرُنَا مِنْ بَأْسِ اللَّهِ إِنْ جَاءَنَا ﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَى وَمَا أَهْدِيْكُمْ إِلَّا

## سورۃ غافر (مومن) : آیت 60 (دعا کی قبولیت)

---

• ﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي  
سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَآخِرِينَ﴾

• اور تمھارے رب نے فرمایا مجھے پکارو، میں تمھاری دعا قبول کروں گا۔ بے شک وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

## سورة غافر (مومن) : آیت 77 (صبر واستقامت)

---

- ﴿فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَإِمَّا مَا نُرِينَكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّ فَيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ﴾
- پس صبر کر، یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے، پھر اگر کبھی ہم واقعی تجھے اس کا کچھ حصہ دکھادیں جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں، یا تجھے اٹھا ہی لیں تو یہ لوگ ہماری ہی طرف لوٹائے جائیں گے۔

## سورہ غافر (مومن) : آیت 85 (ایمان کا فائدہ)

---

- ﴿فَلَمْ يَكُنْ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا سُنْتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَثْتِ فِي عِبَادِهِ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ﴾
- پھر یہ نہ تھا کہ ان کا ایمان انھیں فائدہ دیتا، جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا۔ یہ اللہ کا طریقہ ہے جو اس کے بندوں میں گزر چکا اور اس موقع پر کافر خسارے میں رہے۔

(سورة فصلت، آیت 4-3)

﴿كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾ ﴿بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثُرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ﴾

”ایک ایسی کتاب جس کی آیات خوب کھول کر بیان کی گئی ہیں، عربی زبان کا قرآن، ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں (3) بشارت دینے والا اور ڈراؤنے والا مگر ان لوگوں میں سے اکثر نے اس سے روکر دانی کی اور وہ سن کر نہیں دیتے۔“

- قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل کیا گیا تاکہ لوگ سمجھ سکیں۔
- یہ کتاب خوشخبری دیتی ہے اور خبردار بھی کرتی ہے۔
- اکثر لوگ اس کی طرف دھیان نہیں دیتے اور اسے قبول نہیں کرتے۔
- وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے دل پر وہ میں ہیں اور ہم اسے سنتا نہیں چاہتے۔

(سورة فصلت، آیت ۹-۱۲)

﴿قُلْ أَئِكُمْ لَتُكَفِّرُونَ بِاللَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَجَعَلَهُنَّ كَثِيرًا ذَلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيًّا مِّنْ فَوْقَهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاعَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءٌ لِلْسَّائِلُونَ لَمْ اسْتَوِي إِلَى السَّمَاءِ عَوْهَى دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ أَتَيْتَكُلُّنَا أَوْ كَرَهَنَا قَالَتَا أَتَيْنَاكُلَّا إِنَّمَا سَيِّعَ سَمَا وَأَتَتِ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَى فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا وَزَيَّنَا السَّمَاءَ الدُّلُّوْيَا بِمَصَابِيحٍ وَحَفَّقَهُ ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ﴾

" اے بھی! ان سے کہو، کیا تم اُس خدا سے کفر کرتے ہو اور دوسروں کو اُس کا ہمسر ٹھیراتے ہو جس نے زمین کو دو دنوں میں بنادیا؟"  
 وہی تو سارے جہان والوں کا رب ہے (9) اُس نے (زمیں کو وجود میں لانے کے بعد) اپر سے اس پر پیار جہادیے اور اس میں برکتیں  
 رکھ دیں اور اس کے اندر سب مانگنے والوں کے لیے ہر ایک کی طلب و حاجت کے مطابق ٹھیک اندازے سے خوراک کا سامان مہماں کر دیا یہ سب کام چار دن میں ہو گئے (10) پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا جو اُس وقت محض دھواں تھا اُس نے آسمان اور زمین سے کہا  
 " وجود میں آ جاؤ، خواہ تم چاہیے چاہو" دونوں نے کہا "ہم آگئے فرمائیں داروں کی طرح" (11) تب اُس نے دو دن کے اندر رسات آسمان بنادیے، اور ہر آسمان میں اُس کا قانون و حی کر دیا اور آسمان دنیا کو ہم نے پراغوں سے آراستہ کیا اور اسے خوب محفوظ کر دیا یہ  
 سب کچھ ایک زبردست علم ہستی کا متصوبہ ہے۔"

- اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے آسمان و زمین کو پھر دن میں پیدا کیا۔
  - اللہ نے زمین میں پہاڑ رکھے اور اس میں برکت رکھی۔
  - زمین کی روزی کا نظام چار دن میں مکمل فرمایا۔
  - اللہ نے آسمان کی طرف متوجہ ہو کر اسے درست کیا اور سات آسمان بنائے۔
  - ہر آسمان کے امور کو مقرر کیا اور قریبی آسمان کو چراغوں (ستاروں) سے آراستہ کیا۔

(سورة فصلت، آیت 24-19)

﴿حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ إِمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَقَالُوا يَجْلُوذُهُمْ لِمَ شَهَدُوا نَحْنُ عَلَيْكُمْ قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقُكُمْ أَوْ أَوْلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ أَنْ يَشَهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنِنتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كُثُرًا إِنَّمَا تَعْمَلُونَ وَذَلِكُمُ ظَنِنَتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرَدَا كُفُرًا صَبَّخْتُمْ مِنَ الْحَاجَاتِ رِينَ فَإِنْ يَضْرِبُوا فَالنَّارُ مَشْوَى لَهُمْ إِنْ يَسْتَخِرُوا فَقَاتُهُمْ مِنَ الْمُعْتَدِلِينَ﴾

”پھر جب سب وہاں پہنچ جائیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے جسم کی کھالیں ان پر گواہی دیں گی کہ وہ دنیا میں کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔ وہ اپنے جسم کی کھالوں سے کہیں گے ”تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟“ وہ جواب دیں گی ”ہمیں اسی خدا نے گویا ہی دی ہے جس نے ہر چیز کو گویا کر دیا ہے اسی نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور اب اسی کی طرف تم واپس لائے جا رہے ہو (21) تم دنیا میں جرام کرتے وقت جب چھپتے تھے تو تمہیں یہ خیال نہ تھا کہ کبھی تمہارے اپنے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے جسم کی کھالیں تم پر گواہی دیں گی بلکہ تم نے تو یہ سمجھا تھا کہ تمہارے بہت سے اعمال کی اللہ کو بھی خبر نہیں ہے (22) تمہارا یہی گمان جو تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا تھا، تمہیں لے ڈو با اور اسی کی بدولت تم خسارے میں پڑ گئے“ (23) اس حالت میں وہ صبر کریں (یا نہ کریں) آگ ہی ان کا طھکانا ہو گی، اور اگر جر جو عکامو قع چاہیں گے تو کوئی موقع انہیں نہ دیا جائے گا۔“

- قیامت کے دن دشمنان خدا کو جہنم کی طرف اکٹھا کیا جائے گا۔
- ان کے کان، آنکھیں اور کھالیں ان کے خلاف گواہی دیں گی۔
- وہ حیران ہو کر اپنی کھالوں سے پوچھیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟
- ان کے اعضا جواب دیں گے کہ ہمیں اللہ نے گویا یہ عطا کی، جس نے ہر چیز کو گویا ہی دی۔
- وہ دنیا میں اللہ کی نگرانی سے غافل تھے، اس لیے ان کے اعمال ان کے خلاف گواہ بنیں گے۔
- ان کے کیے گئے گناہ ان پر مسلط کر دیے جائیں گے، اور وہ کسی کو الزام نہیں دے سکیں گے۔

(سورة فصلت، آیت 30-32)

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوا رَبِّنَا اللَّهُ ثُمَّ أَسْتَقَامُوا تَنَزَّلَ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ﴾  
﴿أَنَّحْنُ أَوْلَيَاً لِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشَاءُونَ﴾ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ

رجيم

” جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے، یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ ” نہ ڈرو، نہ غم کرو، اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے (30) ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی، وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہو گی (31) یہ ہے سلام ضیافت اُس ہستی کی طرف سے جو غنور اور رحیم ہے ”۔“

(سورة فصلت، آیت 34-36)

﴿وَلَا تَنْسُى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اذْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَانَهُ وَإِنْ حَيْمٌ ﴾...﴿ وَمَا يُلَقَّا هَا إِلَّا  
الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّا هَا إِلَّا ذُو حَظٍ عَظِيمٍ ﴾...﴿ وَإِنَّمَا يَنْزَعُ عَنِ النَّاسِ أَنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾﴾

”اور اے بی، نیکی اور بدی کیساں نہیں ہیں تم بدی کو اس نیکی سے دفع کرو جو بہترین ہوتا ہے تو تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جس کی عداوت پڑی ہوئی تھی وہ جگری دوست بن گیا ہے (34) یہ صفت نصیب نہیں ہوتی مگر ان لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں، اور یہ مقام حاصل نہیں ہوتا مگر ان لوگوں کو جو بڑے نصیبے والے ہیں (35) اور اگر تم شیطان کی طرف سے کوئی اکسائز محسوس کرو تو اللہ کی پناہ مانگ لے، وہ

سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔“

- نیکیاں اور برائیاں ساری ایک طرح کی نہیں ہوتیں۔
- برائی کا جواب صرف یہ نہیں کہ نیکی کے ساتھ دو، بلکہ اس طریقے سے دو جو سب سے اچھا ہے اور نیکی کا سب سے اونچا درجہ ہے۔
- صبر کرنے والے ہی برائی کا جواب اچھائی سے دے پاتے ہیں۔
- نیکی کرنے سے بہت سے لوگ اسلام کی حقانیت کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ جیسے کہ ثمامہ بن اثال

﴿سَنُذِّهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوْ لَمْ يُكْفِرُوا إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾

”عَنْ قَرْبِهِمْ أَنْهِمْ لِبِنِ نَشَانِيَّاً دُنْيَا كَهْ كَنَارُوْسِ مِنْ اُورَانَ كَهْ نَفْسُوْنِ مِنْ دَكَلَائِيْسِ گَهْ، يَهَا تَكَهْ كَهْ اَنَّ كَهْ لَيْهِ وَاضْعَفْ ہُوَ جَائِيَّهِ“  
لَيَقِيَّا کَهْ حقْ ہے اور کِیا تیر ارب کافی نہیں اس بات کے لیے کہ بے شک وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔“

- نشانیوں سے مراد ظاہری اسباب کی قلت کے باوجود اسلام کی فتوحات ہیں۔
- ”الافق“ سے مراد مکہ کے گرد و پیش میں اسلام کا غالبہ ہے جو بدر، احد، خندق اور دوسرے معزکوں کے ساتھ جزیرہ عرب پر اور آخر کار پوری زمین کے مشرقی اور مغربی کناروں تک پھیل گیا۔
- اور ”الْفُطْحِمْ“ سے مراد مکہ کی فتح ہے جو بجائے خود اسلام کے حق ہونے کی بہت بڑی دلیل تھی۔
- یعنی مسلمانوں کی کمزوری کو دیکھتے ہوئے اگر کوئی کہے کہ اسلام اور مسلمانوں کا غالبہ کفار قریش پر اور کل عالم پر کیسے ممکن ہے تو اسے کہو، کیا تمہارا رب یہ کام کرنے کے لیے اکیلا کافی نہیں؟

(سورة شوری، آیت 3)

﴿كَذَلِكَ يُوحَى إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾

” اللہ جو زبردست اور حکمت والا ہے، آپ کی طرف اور آپ سے پہلے (رساولوں) کی طرف اسی طرح وحی کرتا رہا ہے“

- جس طرح یہ قرآن تیری طرف نازل کیا گیا ہے اسی طرح تجھ سے پہلے انہیا پر صحیفے اور کتابیں نازل کی گئیں۔

(سورة شوری، آیت 11)

﴿فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَذْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَذْوَاجًا يُنْدَرُونَ كُلُّهُمْ فِي لَيْلَةٍ يُسَمِّيَنَ كَيْثِيلَهُ شَنِيٌّ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾

”(وہ) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، اس نے تمہارے لیے تمہارے نفوں سے جوڑے بنائے اور جانوروں سے بھی جوڑے۔ وہ تمھیں اس (جہاں) میں پھیلاتا ہے، اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔“

(سورة شوری، آیت 13)

﴿شَرَعَ لَكُم مِّنَ الَّذِينَ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْتَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا إِلَيْهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الَّذِينَ وَلَا  
تَغْفِرَ قُوافِيَّةً كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَعْلَمُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ﴾

”اس نے تحارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا جس کا تاکیدی حکم اس نے نوح کو دیا اور جس کی وجہ سے ہم نے تیری طرف کی اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا، یہ کہ اس دین کو قائم رکھو اور اس میں جدا جدائہ ہو جائے۔ مشرکوں پر وہ بات بھاری ہے جس کی طرف تو انھیں بلا تا ہے، اللہ اپنی طرف چن لیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اپنی طرف راستہ اسے دیتا ہے جو رجوع کرے۔“

- اصول سب انبیاء کے درمیان مشترکہ تھے۔
- اسی بات کو نبی ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے: ہم انبیاء کی جماعت علیٰ بھائی، ہیں، ہمارا دین ایک ہے۔

(سورة شوری، آیت 20)

﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَذَرَهُ فِي حَرْثٍ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْأَنْجَانُوْتِ وَمَنْ هَا وَمَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مَنْ نَصَبَهُ﴾

”جو کوئی آخرت کی کھیت چاہتا ہے ہم اس کے لیے اس کی کھیت میں اضافہ کریں گے اور جو کوئی دنیا کی کھیت چاہتا ہے اسے ہم اس میں سے کچھ دے دیں گے اور آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں۔“

- اللہ تعالیٰ نے دنیا کو آدمی کے لیے کھیت بنایا ہے، وہ اس میں جو بوئے گاو، ہی کاٹے گا اور جس چیز کا ارادہ کرے گاو، ہی ملے گی۔
- آخرت کی کھیت کا ارادہ رکھنے والے کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ اسے دنیا میں کچھ نہیں ملے گا۔ دنیا تو نیک ہو یا بد ہر ایک کو تھوڑی یا زیادہ ملنی ہی ملتی ہے، آخرت کے متعلق بشارت دی کہ ہم اس کے لیے اس کی کھیت میں اضافہ کریں گے، کیونکہ اس کی نیت اور کوشش اسی کی ہے۔
- اضافہ یہ ہے کہ دنیا میں اسے مزید نیکیوں کی توفیق دیں گے اور آخرت میں ایک نیکی کو دس گناہ سے ہزاروں لاکھوں تک بلکہ شمار سے بھی زیادہ بڑھائیں گے اور دائمی نعمتیں عطا کریں گے

(سورة شوری، آیت 30)

﴿وَمَا أَصَابَكُم مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَإِنَّا لَكُمْ وَيَغْفُورُ عَنِ الْكَثِيرِ﴾

”اور جو بھی تحسیں کوئی مصیبت پہنچی تو وہ اس کی وجہ سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کم کیا اور وہ بہت سی چیزوں سے درگزر کر جاتا ہے۔“

- اللہ تعالیٰ نے دنیا کو آدمی کے لیے کھیت بنایا ہے، وہ اس میں جو بوئے گاوہی کاٹے گا اور جس چیز کا ارادہ کرے گاوہی ملے گی۔
- آخرت کی کھیتی کا ارادہ رکھنے والے کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ اسے دنیا میں کچھ نہیں ملے گا۔ دنیا تو نیک ہو یا بد ہر ایک کو تحوڑی یا زیادہ ملنی ہی ملنی ہے، آخرت کے متعلق بشارت دی کہ ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اضافہ کریں گے، کیونکہ اس کی نیت اور کوشش اسی کی ہے۔

اضافہ یہ ہے کہ دنیا میں اسے مزید نیکیوں کی توفیق دیں گے اور آخرت میں ایک نیکی کو دس گناہ سے ہزاروں لاکھوں تک بلکہ شمار سے بھی زیادہ بڑھائیں گے اور دائیٰ نعمتیں عطا کریں گے۔

(سورة شوری، آیت 36-37)

﴿فَمَا أُوتِيْشُم مِّنْ شَيْءٍ فَتَبَعُّ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَى لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرُ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا عَصَبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ﴾

”پس تمھیں جو بھی چیز دی گئی ہے وہ دنیا کی زندگی کا معمولی سامان ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے، ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اور صرف اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب بھی غصے ہوتے ہیں وہ معاف کر دیتے ہیں۔“



(سورہ شوری، آیت 40)

﴿وَجَزَاءُ سَيِّئَاتِهِ مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَأَ وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ﴾

”اور کسی برائی کا بدل اس کی مثل ایک برائی ہے، پھر جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے۔ بے شک وہ  
ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔“

- انتقام میں حد سے تجاوز نہ ہو۔
- انتقام زیادتی کے عین برابر ہو، اس سے زیادہ نہ ہو۔
- انتقام لیتے ہوئے اس زیادتی سے ذمہ برا بر اضافہ نہ ہونے دینا جو کی گئی ہے محال نہیں تو بہت مشکل ضرور ہے، اس لیے آخر میں پھر عفو و اصلاح کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس کا اجر اپنے ذمے لیا۔
- حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے یہاں فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کا بہت عمده کلام نقل فرمایا ہے، جس میں انھوں نے دو آیات کے حوالے سے اور طبعی و عقلي حوالے سے عفو کی فضیلت بیان کی ہے۔ انھوں نے فرمایا: ”جب کوئی شخص تمہارے پاس کسی شخص کی شکایت لے کر آئے تو اسے کہو، میرے بھائی! اسے معاف کر دو، کیونکہ عفو تقویٰ کے زیادہ قریب ہے، جیسا کہ فرمایا: ﴿وَإِن تَعْفُواْ أَثْرَبْ لِتَقْوَى﴾ [البقرة: ٢٣] اور یہ (بات) کہ تم معاف کر دو تو تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔“ اگر وہ کہے میر ادل معاف کرنے کو برداشت نہیں کرتا، میں تو انتقام لوں گا، جیسے مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو اسے کہو، اگر تم اچھے طریقے سے انتقام لے سکتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ عفو کی طرف پلٹ آؤ، یہ بہت وسعت والا دروازہ ہے، کیونکہ جو معاف کر دے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے، فرمایا: ﴿فَمَنْ عَفَأَ وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ﴾ [الشوری: ٣٠] پھر جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے۔“ اور معاف کر دینے والا رات سکون سے بستر پر سو جاتا ہے، جبکہ انتقام لینے والا مختلف معاملات کی وجہ سے پہلو بد تار ہتا ہے۔“ ابن أبي حاتم :۱۰، ح: ۳۲۸۰، ق: ۱۸۳۸۸، قال المحقق سدہ صحیح [

(سورة شوری، آیت 53)

﴿وَمَا كَانَ لِنَبْشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ جَنَابَةِ أُوْيُزِسَلَ رَسُولًا فَيُوحِي بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ﴾

” اور کسی بشر کے لیے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وہی کے ذریعے، پار دے کے پیچھے سے، یا یہ کہ وہ کوئی رسول بھیجے، پھر اپنے حکم کے ساتھ وہی کرے جو چاہے، بے شک وہ بے حد بلند، کمال حکمت والا ہے۔“

• کفار چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کلام کرے۔

(سورة زخرف، آیت 3)

﴿إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّغَلَمَ تَعْقِلُونَ﴾

”بے شک ہم نے اسے عربی قرآن بنایا، تاکہ تم سمجھو۔“

- جو دنیا کی فصحیج ترین زبان ہے، دوسرے، اس کے اولین مخاطب بھی عرب تھے، انہی کی زبان میں قرآن اتارا تاکہ وہ سمجھنا چاہیں تو آسانی سے سمجھ سکیں۔

(سورة زخرف، آیت 15)

﴿وَجَعَلُوا اللَّهُ مِنْ عِبَادَةِ جُزًّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ مُّمِينٌ﴾

”اور انہوں نے اس کے لیے اس کے بعض بندوں کو جزا ادا کیا، بے شک انسان یقیناً صرتھ ناشکرا ہے۔“

- ظلم دیکھو کہ عباد (غلاموں) کو اولاد قرار دے رہے ہیں، جب کہ اولاد غلام ہو ہی نہیں سکتی، کیونکہ وہ تو باپ کا جزو ہوتی ہے۔ جب کوئی اللہ کا جزو ثابت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کا اس کا محتاج ہونا بھی ثابت ہو گیا۔

(سورة زخرف، آیت 31)

﴿وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرِيبَيْنَ عَظِيمٌ﴾

” اور انہوں نے کہا یہ قرآن ان دوستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ کیا گیا؟“

دوبستیوں سے مراد مکہ اور طائف ہیں، کیونکہ ان کی مرکزی بستیاں یہ دو ہی تھیں۔ ”عظیم“ سے مراد دنیاوی مال و دولت اور جاہ و مرتبہ کے لحاظ سے عظیم ہے۔ مفسرین مکہ کے ان عظیم آدمیوں میں سے ولید بن مغیرہ یا عتبہ بن ربیعہ کا اور طائف کے عظاماء میں سے عروہ بن مسعود، حبیب بن عمر و یا کنانہ بن عبدیا لیل یا اس قبل کے دوسرے لوگوں کا ذکر کرتے ہیں۔ کفار کے خیال میں مال کی کثرت اور قوم کے سردار ہونے کی وجہ سے یہ لوگ نبوت کے حق دار تھے۔

(سورة زخرف، آیت 36)

﴿وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضُ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ﴾

” اور جو شخص رحمن کی نصیحت سے اندر ہا بن جائے ہم اس کے لیے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں، پھر وہ اس کے ساتھ رہنے والا ہوتا ہے۔“

جو شخص خود پر کنٹرول کر کے دنیا کے فتنوں سے بچ اور اللہ کے ذکر پر دوام کرے تو شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو اس کی مدد کرتا ہے۔

جو کوئی اس رحمت سے رو گردانی کرتے ہوئے رحمن کے ذکر کو ٹھکرایا، وہ، خائب و خاسر ہوتا ہے، اس کے بعد وہ ہمیشہ کے لئے سعادت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر ایک سرکش شیطان مسلط کر دیتا ہے جو اس کے ساتھ رہتا ہے، وہ اس کے ساتھ جھوٹے وعدے کرتا ہے، اسے امیدیں دلاتا ہے اور اسے گناہوں پر ابھارتا ہے۔

(سورة زخرف، آیت 67)

﴿الْأَخْلَاءِ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَوْا إِلَّا الْمُتَّقِينَ﴾

”سب دلی دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر متقی لوگ۔“

بشر کیں نے دنیا میں ایک دوسرے کی دوستی ہی کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں ایکا کیا ہوا تھا اور باہمی گٹھ جوڑ ہی کی وجہ سے شرک پر جمع ہوئے تھے۔ یہی دوستی قیامت کے دن دشمنی میں بدل جائے گی اور ہر شخص دوسرے کو اپنی بر بادی کا باعث قرار دے گا اور کہے گا: ﴿يُوْلَئِتِي لَيْتَنِي لَمْ أَتَخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا﴾ [الفرقان: ۲۸] ”ہائے میری بر بادی! کاش کہ میں فلاں کو دلی دوست نہ بناتا۔“

(سورة زخرف، آیت 69-70)

﴿الَّذِينَ آمَنُوا إِلَيْنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْ شَاءُوا وَأَزْوَاجُكُمْ تَحْبِبُونَ﴾

”وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور وہ فرماس بردار تھے۔ جنت میں داخل ہو جاؤ تم اور تمھاری بیویاں، تم خوش کے جاؤ گے۔“

بشر کی恩 نے دنیا میں ایک دوسرے کی دوستی ہی کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں ایکا کیا ہوا تھا اور باہمی گٹھ جوڑ ہی کی وجہ سے شرک پر جمع ہوئے تھے۔ یہی دوستی قیامت کے دن دشمنی میں بدل جائے گی اور ہر شخص دوسرے کو اپنی بر بادی کا باعث قرار دے گا اور کہے گا: ﴿يُوْلَئِتِي لَيْتَنِي لَمْ أَتَخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا﴾ [الفرقان: ۲۸] ”ہائے میری بر بادی! کاش کہ میں فلاں کو دلی دوست نہ بناتا۔“

(سورة الدخان، آیت 3-4)

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَّةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِّرِينَ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أُمَّةٍ حَكِيمٌ﴾

”بے شک ہم نے اسے ایک بہت برکت والی رات میں اتارا، بے شک ہم ڈرانے والے تھے۔ اسی میں ہر حکم کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔“

مبارک رات سے مراد لیلۃ القدر ہے۔ وہ ایسی رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ آئندہ سال سے متعلق افراد و اقوام کی قسمتوں کے تمام فیصلے فرشتوں کے حوالے کر دیتے ہیں، مثلاً زندگی، موت، بیماری، رزق، عروج و زوال اور ہدایت و گمراہی وغیرہ، پھر وہ ان پر عمل درآمد کرتے رہتے ہیں۔

(سورة الدخان، آیت 10-11)

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ إِلَيْكُمْ حَانِ مُّبِينٌ يَعْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابُ الْيَمِّ﴾

”سو انتظار کر جس دن آسمان ظاہر دھواں لائے گا۔ جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہ دردناک عذاب ہے۔“

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نہایت جزم کے ساتھ اسے اس قحط کے نتیجے میں پھینے والا دھواں قرار دیتے ہیں جو ہجرت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدعا سے کہ میں واقع ہو۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

اس کی وجہ یہ تھی کہ قریش نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سخت سرکشی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر قحط سالیوں کی بدعا کی، جیسے یوسف علیہ السلام کے قحط کے سال تھے۔ تو انھیں قحط اور بھوک نے آیا، حتیٰ کہ وہ بڑیاں کھا گئے۔ آدمی آسمان کی طرف دیکھنے لگتا تو بھوک کی وجہ سے اسے اپنے اور آسمان کے درمیان دھواں سانظر آتا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری:  
﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ إِلَيْكُمْ حَانِ مُّبِينٌ (۱۰) يَعْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابُ الْيَمِّ﴾

(سورة الدخان، آیت 40-42)

﴿إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتٌ لِّكُلِّ أُجْمَعِينَ يَوْمَ لَا يُغُيِّرُ مَوْلَىٰ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ﴾

الرَّحِيمُ

”یقیناً فیصلے کا دن ان سب کا مقرر وقت ہے۔ جس دن کوئی دوست کی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔ مگر

جس پر اللہ نے رحم کیا، بے شک وہی سب پر غالب، نہایت رحم والا ہے۔“

کفار مطالبہ کیا کرتے تھے کہ ”ہمارے باپ دادا کو لے آؤ اگر تم سچے ہو۔“ یہ ان کے مطالبے کا جواب ہے کہ موت کے بعد زندگی کوئی کھیل نہیں کہ جب کوئی اس کا مطالبہ کرے اسے کوئی مردہ زندہ کر کے دکھا دیا جائے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک وقت مقرر فرمایا ہے جس میں وہ سب کو جمع کر کے ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔

(سورة الدخان، آیت 51-56)

**﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ﴾، ﴿فِي جَنَّاتٍ وَعَيْوَنٍ﴾، ﴿يَلْبَسُونَ مِنْ سُندُسٍ وَاسْتَبْرَقٍ مُتَقَالِيلٍ﴾، ﴿كَذَلِكَ وَزَوَّجُنَاهُمْ بِحُورٍ عَيْنٍ﴾، ﴿لَا يَنْدُو قَوْنَ فِيهَا الْمَوْتُ إِلَّا مُؤْكَدٌ الْأُولَئِكَ وَقَاهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾، ﴿لَا يَدْعُونَ فِيهَا إِلَّا كَيْفَةً آمِينَ﴾**

الْجَيْحَانُ

”متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے (51) باغوں اور چشمتوں میں (52) باریک ریشم اور موٹے ریشم کے لباس پہنے، آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے (53) اسی طرح ہو گا اور گورے رنگ کی بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں ان سے بیاہ دینے گے۔ (54) وہاں وہ اطمینان سے ہر طرح کی لذیذ چیزیں طلب کریں گے (55) وہاں موت کا مزہ وہ کبھی نہ چکھیں گے، بس دنیا میں جو موت آچکی سو آچکی اور اللہ اپنے فضل سے۔ ان کو جہنم کے عذاب سے بچا دے گا یہی بڑی کامیابی ہے۔“

(سورة الجاثية، آیت 3)

﴿إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾

”بلاشبہ آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔“

(سورة الجاثية، آیت 6)

﴿تَلْكَ آيَاتُ اللَّهِ تَشْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِيقَةِ فَبِأَيِّ حَدِيبٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ﴾

”یہ اللہ کی آیات ہیں جنہیں ہم آپ کو ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سنارہ ہیں۔ پھر اللہ اور اس کی آیات کے بعد آخر وہ کون سی بات ہے

جس پر یہ لوگ ایمان لا سکیں گے۔“

(سورة الجاثية، آیت 15)

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ مُسْتَحْسَنٌ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهِ أُثْمَرٌ كُمْ تُرْجَعُونَ﴾

”جس نے کوئی اچھا عمل کیا وہ اسی کے لئے ہے اور اگر برآ کرے گا تو وہی اس کا خمیازہ بھگتے گا پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف  
لوٹائے جاؤ گے۔“

اگر کفار و مشرکین اپنی مکنذیب پر جنم رہے تو تم پر پر وہ رسوا کن سخت عذاب نازل نہیں ہو گا جو ان پر نازل ہو گا۔



(سورة الجاثية، آیت 21)

﴿أَمْ حِسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءٌ هُنَّا هُمْ وَهُمَا تُؤْمِنُ مَسَاءً مَا

بِحَكْمُونَ﴾

”جو لوگ بد اعمالیاں کر رہے ہیں کیا وہ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ ہم انہیں اور ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ایک جیسا کر دیں گے کہ ان کا جینا اور مرنا یکساں ہو گا یہ کیسا برافیصلہ کر رہے ہیں۔“

کیا کثرت سے گناہوں کا رنکاب کرنے والے گناہ گارلوگوں اور اپنے رب کے حقوق میں کوتاہی کرنے والے سمجھتے ہیں ”کہ ہم ان کو ان جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔“ یعنی انہوں نے اپنے رب کے حقوق قائم کئے، اسے ناراض کرنے سے اجتناب کیا اور ہمیشہ اس کی رضا کو اپنی خواہشات نفس پر ترجیح دیتے ہیں، یعنی کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ﴿سَوَاءٌ﴾ وہ دنیا و آخرت میں مساوی ہوں گے؟

(سورة الجاثية، آیت 24)

﴿وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حِيَا تُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يُظْهُونَ﴾

”اور انہوں نے کہا ہماری اس دنیا کی زندگی کے سوا کوئی (زندگی) نہیں، ہم (میں) جیتے اور مرتے ہیں اور ہمیں زمانے کے سوا کوئی ہلاک نہیں کرتا، حالانکہ انھیں اس کے بارے میں کچھ علم نہیں، وہ محض گمان کر رہے ہیں۔“

مشرک اپنی ہلاکت اور فنا کا باعث زمانے کو قرار دے رہے ہیں، حالانکہ بے چارہ زمانہ تو اللہ تعالیٰ کے حکم کا پابند ہے، اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانے کو بر اجھلا کہنے سے منع فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((فَالَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِنُ لِبْنَ آدَمَ يَسْبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، يُبَيِّنِي الْأَمْرُ، أُفْلِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ)) [بخاری، التفسیر، سورۃ الجاثیۃ: ۲۸۲۶] ”اللہ عز وجل نے فرمایا، ابن آدم مجھے ایذا دیتا ہے، وہ زمانے کو بر اجھلا کہتا ہے، حالانکہ زمانہ تو میں ہوں، تمام معاملہ میرے ہاتھ میں ہے، دن رات کو الٹ پلٹ میں کرتا ہوں۔“

(سورة الجاثية، آیت 28)

﴿وَرَبِّنَى كُلَّ أُمَّةٍ جَائِيَةً كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَى إِلَىٰ رَبِّنَاهَا الْيَوْمَ نُجْزِئُنَّ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

”اور توہرامت کو گھٹنوں کے بل گری ہوئی دیکھے گا، ہرامت اپنے اعمال نامہ کی طرف بلائی جائے گی، آج تمھیں اس کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔“

(سورة الجاثية، آیت 34)

﴿وَقَيْلَ الْيَوْمَ نَنْسَاكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاءَ يَوْمَكُمْ هُنَّا وَمَا وَأَكُمْ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نَّاصِيرٍ﴾

”اور کہہ دیا جائے گا کہ آج ہم تمھیں بھلا دیں گے جیسے تم نے اپنے اس دن کے منے کو بھلا دیا اور تمھارا ملک کانا آگ ہے اور تمھارے کوئی مدد کرنے والے نہیں۔“

(سورة أحقاف، آيت 3)

﴿فَلَمَّا رَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرْوَاهُنِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شُرُكٌ فِي السَّمَاوَاتِ إِنْ تُؤْتُونِي بِكِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ هَذَا أَوْ أَثَارٌ قِيمٌ إِنْ عِلْمٌ إِنْ لَكُنُتُمْ صَادِقِينَ﴾

”کہہ دے کیا تم نے دیکھا جس چیزوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، مجھے دکھاؤ انہوں نے زمین میں سے کون سی چیز پیدا کی ہے، یا آسمانوں میں ان کا کوئی حصہ ہے؟ لا وہ میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب، یا علم کی کوئی نقل شدہ بات، اگر تم سچے ہو۔“

(سورة احقاف، آیت ۹)

﴿قُلْ مَا كُنْتُ بِدُّعَائِمِ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا إِكْمَلُ إِنْ أَتَيْتُ إِلَّا مَا يُؤْخَذُ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ﴾

”آپ ان سے کہہ دیجیے کہ میں کوئی نیار سول نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہونا ہے اور تمہارے ساتھ کیا میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پاس بھیج جاتی ہے اور میں تو صرف ایک صاف ڈرانے والا ہوں۔“

(سورة أحقاف، آيت 15)

﴿وَوَصَّيْنَا إِلَّا نَسَانٍ بِوَالدَّيْرِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَضَعْتَهُ كُرْهًا وَحَمَلْهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا﴾

”ہم نے انسان کو تاکید کی ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ اس کی ماں نے اسے تکلیف کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور تکلیف کے ساتھ جنا اور حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت کم از کم تیس مہینوں کی ہے۔“



(سورة أحقاف، آيت 29)

﴿وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرَّ إِمْرَأٌ مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَعْوِنُونَ الْقُرْآنَ فَأَمَّا حَضْرُونَ قَالُوا أَنْصِنُوهُ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَوْا إِلَى قَوْمِهِمْ مُّنْذَرِينَ﴾

” اور (یہ واقعہ بھی ذکر کیجئے) جب ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو آپ کی جانب متوجہ کر دیا تاکہ وہ قرآن سنبھال سو جب وہ اس جگہ آپنے تو آپس میں کہنے لگے خاموش ہو جاؤ پھر جب قرآن کی تلاوت ہو پہلی تدوہ منذر بن کر اپنی قوم کے پاس واپس آگئے۔“

(سورة أحقاف، آیت 31)

﴿يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا إِذْ يُغْفِرُ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجْزِيَ كُمْ مِّنْ عَذَابِ أَلِيَّهِ﴾

”اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرو اور اس پر ایمان لے آؤ، وہ تمھیں تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمھیں دردناک عذاب سے پناہ دے گا۔“

(سورة أحقاف، آیت 35)

﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْوَةِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعِجِلْ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَسُوا إِلَّا سَاعَةً وَمِنْ هَهَا إِلَّا بَلَاغٌ فَهُلْ يُهْلِكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ﴾

”پس صبر کر جس طرح پختہ ارادے والے رسولوں نے صبر کیا اور ان کے لیے جلدی کامطالہ نہ کر، جس دن وہ اس چیز کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو گویا وہ دن کی ایک گھنٹی کے سوانحیں رہے۔ یہ پہنچادینا ہے، پھر کیا نافرمان لوگوں کے سوا کوئی اور ہلاک کیا جائے گا؟۔“

(سورة محمد، آیت 2)

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نَزَّلْنَا عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ كَفَرَ عَنْهُمْ سِّيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَّهُمْ﴾

” اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر نازل کیا گیا اور وہی ان کے رب کی طرف سے  
حن ہے، اس نے ان سے ان کی برائیاں دور کر دیں اور ان کا حال درست کر دیا۔“

(سورة محمد، آیت 12)

﴿إِنَّ اللَّهَ يُدْبِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَابٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَشَّقُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا أَكَلُ  
الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوَى لَهُمْ﴾

”یقیناً اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک اعمال کیے ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہیں بھی ہیں

اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا فائدہ اٹھاتے اور کھاتے ہیں، جس طرح چوپائے کھاتے ہیں اور آگ ان کے لیے رہنے کی جگہ ہے۔“

(سورة محمد، آیت 24)

﴿فَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَفْفَالُهَا﴾

” توکیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے، یا کچھ دلوں پر ان کے قفل پڑے ہوئے ہیں؟ ”

(سورة محمد، آیت 31)

﴿وَلَنَبْلُونَكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمُ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُو أَخْبَارَ كُمْ﴾

” اور ہم ضرور ہی تمھیں آزمائیں گے، یہاں تک کہ تم میں سے جہاد کرنے والوں کو اور صبر کرنے والوں کو جان لیں اور تمہارے حالات جائز ہیں۔“

(سورة محمد، آیت 31)

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُو أَعْمَالَكُمْ﴾

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا حکم مانو اور اس رسول کا حکم مانو اور اپنے اعمال باطل مت کرو۔“

(سورة محمد، آیت 35)

﴿فَلَا تَهْنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَامِ وَأَنْتُمُ الْأَغْنَىٰ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَرْكُمْ أَعْمَالَكُمْ﴾

”پس نہ کمزور بنا اور نہ صلح کی طرف بلاو اور تم ہی سب سے اوچھے ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہر گز تم سے تمہارے اعمال کم نہ کرے گا۔“

(سورة محمد، آیت 36)

﴿إِنَّ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُوَ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَنْقُوا إِلَيْهِ تُكْثَرُ أَجْوَارُكُمْ وَلَا يَسْأَلُكُمْ أَمْوَالَكُمْ﴾

” دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور دل لگی کے سوا کچھ نہیں اور اگر تم ایمان لاو اور بچھ رہو، تو وہ تمھیں تمھارے اجر دے گا اور تم سے تمھارے اموال نہیں مانگے گا۔“